REGISTERED

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

یکم اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔	نمبر ۱۳

سنڈے اسکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے ۲ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق آردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالونمیں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئےجاویں کئی ایک مشن اسکول اُنکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب اُنکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

مسیحیوں اور مسیحی کارندوں کیواسطے

۱- مسیح کی تعلیم- قیمت اُردو ۴ر جلد کپڑا ۸ر- رومن اُردو ۱۲ر +

۲- حالات جاپان- قیمت ۳ر- کپڑا ۸ر +

۳- شریف بیبیاں- قیمت ۲ر- کپڑا ۶ر +

۴- گنجینہ اسلام- قیمت رومن اُردو ۸ر +

۵- موازنہ مذاہب- قیمت رومن اُردو ۸ر +

۶- تیر ہند- قیمت باتصویر- عصم ر

۷- عزت بے مثال- قیمت ۳ر- ۵ر- ۸ر +

۸- دولت لازوال- قیمت ۳ر- ۵ر- ۸ر +

۹- سمپر دائے- قیمت ۶ر- ۱۰ر +

۱۰- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں- قیمت ۶ پائی +

۱۱- خاندانی فرائض- قیمت ۴ر- ۱۲ر +

۱۲- رسالہ اظہار الحق قیمت ۱ر +

اس میں چند نامی مسلمانوں کے فتوے جس میں ثابت ہی کہ اہل اسلام اور اہل عیسائی ایک ہی کوئے سے پانی بھر سکتے ہیں +

اہل ہنود کے لئے

۱- ستیارتھ پرکاش درپن- قیمت ۸ر +

۲- اصلاح اخلاق- قیمت ۵ر +

۳- اصلاح تمدن- قیمت ۵ر +

۴- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہی- قیمت ۳ پائی +

۵- یسوع مسیح کون تھا- قیمت ۱ر +

۶- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر- کپڑا ۸ر +

۷- رامپال سنگھ- قیمت ۲ر- ۴ر +

۸- آواہ گون یا ابدی زندگی- قیمت ۲ر

۹- چندر لیلا- قیمت ۲ر +

۱۰- تلاشِ حق- قیمت ۲ر +

۱۱- رشیوں کا آبائی وطن- قیمت ۲ر +

۱۲- سمپر دائے- قیمت ۶ر +

پادری صاحبان نظر فرمائیے

آپ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونسی کتابیں دینا مناسب ہی؟

جواب

ہماری دانست میں ذیل کی کتابیں نہایت مفید ہونگی +

۱- اسلام میں مسیح- قیمت ½۱ر +

۲- خدائے اسلام- قیمت ۲ر +

۳- ینابیع القرآن- قیمت ۳ر +

۴- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر- کپڑا ۸ر +

۵- الکفارہ- قیمت ۶ پائی +

۶- دینِ اسلام- قیمت ۱ر +

۷- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد- قیمت فی عدد ۳ پائی +

۸- ینابیع الاسلام- قیمت ۸ر +

۹- کشف القرآن- قیمت ۶ر +

۱۰- اثمار شیریں- قیمت ۵ر +

۱۱- فوز العظیم- قیمت ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودہانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں-

نور افشاں

لودیانہ جمعہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

اخبار کی بہار

ماہ جنوری میں کراچی سے ستاون ہزار ٹن گیہوں ولایت بھیجی گئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان میں اس کی مانگ پھر بڑھ رہی ہے۔ اب کے سال پیداوار گیہوں ہندوستان میں مقابلہ سال گذشتہ کے دو لاکھ ۱۵ ہزار ٹن زیادہ ہوگی یعنے ۱۳ فی صدی کی بیشی ہے۔ کپاس کی پیداوار ہندوستان میں ۵۲ لاکھ گٹھے ہے ایک گٹھہ صاف کپاس کے ۵ من کا ہوتا ہے اس کی پیداوار امسال بہت ہے۔ خاطرخواہ ہے اور یورپ میں اس کی کھپت بھی زیادہ ہے وہاں نرخ بہت گراں ہے اور یہاں زمیندار بھی مالا مال ہونگے +

قسطنطنیہ کے ایک مشہور کروڑپتی ترکی سوداگر نے سولہ لاکھ روپیہ کی عظیم الشان رقم اس لئے دان کی ہے کہ پایہ تخت عثمانیہ میں ترکی زبان کی ترقی کے لئے ایک خاص اکیڈمی قائم کی جاوے جو فرنچ اکیڈمی کے اصول پر ہوگی اس کے ۴۴ ممبر قرار دیئے گئے ہیں جو عربستان اور ایران کے مشہور عالم العلماء میں سے ہیں۔ مگر اس فیاض کا نام ہنوز ظاہر نہیں کیا گیا ہے +

وینکوور سے خبر ملی ہے کہ جب ۱۰۰ آدمی کینیڈین پیسفک ریل کا رستہ سیلکرک پہاڑ کے قریب ٹھیک کر رہے تھے ایک برف کے تودے کے پھسل جانے سے ۹۲ آدمی مدفون ہوگئے اور سب ہلاک ہوگئے +

سر ہاروے ایڈمسن نے وائسرائے کی قانون سازی کی جماعت میں فرمایا کہ موجودہ جماعت کا سالانہ خرچ ۲۰۱۰۰۰ روپیہ ماہوار ہوا کریگا +

انگلستان کے جنگی بیڑے میں تخمینہ کے مطابق امسال ۴۰۹۵۵۵۰۰ روپیہ صرف کیا جاویگا اس سال میں گذشتہ سال سے ۸۳۳۱۵۰۰ روپیہ کی ترقی ہے۔ اس میں سے کچھ حصہ نئے جہازوں کے بنانے میں صرف ہوگا اور کچھ حصہ پرانے جہازوں کی مرمت پر خرچ ہوگا +

ملک فرانس نے انگلستان کے بنائے ہوئے کپڑوں پر محصول زیادہ کردیا ہے گو کہ انگلستان نے اس محصول کے زیادہ نہ کرنے کے لئے درخواست بھی دی تھی +

ریاست ابستار کی سرکشی فرو کی گئی۔ سرکش ہوش میں آئے جنگی فوج واپس کی گئی تحقیقات جاری ہے +

سالگرام ناتھا بھائی دہرہ دون میں پکڑا گیا اس نے جعلی بلٹی دکھلا کر ۵ ہزار روپیہ اڑا لیا تھا۔

ملک پور (سورت) میں ایک بند برات کی آتشبازی کے حادثہ سے پانچ آدمی جلکر مر گئے تھے +

ایک انگریزی اخبار میں رائے دی گئی ہے کہ جرائم سیڈیشن کے لئے بہترین سزا تازیانہ کی ہے۔

تجارتی جھگڑوں کے پنچایتی فیصلوں کا نیا قانون فی الحال ضلع دہلی پر توسیع کیا گیا ہے +

ملک آسام کے مقام ہافلانگ میں بھی علاج سگ گزیدہ کے لئے ایک پیسٹیور انسٹیٹیوٹ بنانا چاہتے ہیں۔

احمد آباد سٹیشن پر ایک عورت پکڑی گئی جس کے پاس ۲۹۶۰ گرین کوکین تھی اُسکو ۳ ماہ قید کی سخت سزا ملی +

پیرس کے ایک عہدہ دار پولیس نے اپنے جوانوں کیلئے ایک خاص قسم کی عینک بنوائی ہے جس کے دونوں کونوں پر محدب شیشے لگائے گئے ہیں اس کے استعمال سے پولیس مین نہ صرف سامنے کی بلکہ پیچھے کی چیزیں بھی آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا کوپن ہیگن کے چڑیا گھر مہتمین نے ایک لڑکے کو تجربتاً کچھ عرصہ کے لئے بندروں کیساتھ بند کردیا تھا تاکہ وہ نہ صرف اُن کیساتھ کھیلا کرے بلکہ انہیں خاص خاص باتوں کے متعلق تعلیم بھی دے۔ عہدیداران مذکور کو اس تجربہ میں غیرمعمولی کامیابی ہوئی کیونکہ بندروں نے تھوڑے ہی دنوں میں کوٹ پتلون پہننے اور بائیسکل پر چڑھنے میں خاصی مہارت پیدا کرلی +

جزیرہ سماٹرا میں جبکہ عورت کا خاوند مرجاتا ہے تو وہ اپنے دروازہ پر ایک جھنڈا گاڑ دیتی ہے۔ جبتک جھنڈے کا کپڑہ نہیں پھٹتا۔ وہ اپنے ملک کی رسم کے مطابق شادی نہیں کرسکتے جب جھنڈا ہوا کے تھپیڑوں سے تھوڑا سا بھی پھٹ جاتا ہے تو وہ اسی وقت اپنا ماتمی لباس اوتار کر بناؤ سنگار میں مصروف ہوجاتی ہے۔ اور سب سے پہلے شخص کو جو اُس سے شادی کرنیکا خواہاں ہو۔ منظور کرتی ہے +

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا رہنما

یسوع ہادی کی نسبت خدا کی گواہی

توریت اور زبور اور اُس کے بعد کے زمانے میں جتنے نبی خدا کی طرف سے بھیجے گئے اُن سب نے اس ہادی کی بابت پیشینگوئیاں کیں اور واضح طور سے موقعہ بموقعہ کل حالات کو جو اپنے وقت پر پورے ہونے والے تھے پہلے سے جتلایا اور وہ سب نوشتے اُسی طرح سے پورے ہو گئے اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہوا لیکن انجیل مقدس میں کئی دفعہ یہ ذکر پایا جاتا ہے۔ کہ خدا نے خود آسمان سے آواز دیکر یسوع ہادی پر گواہی دی۔ دیکھو متی ۳:۱۷ اور دیکھو آسمان سے ایک آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں متی ۱۷:۵ وہ یہ کہتا ہی تھا کہ دیکھو نورانی بدلی نے اُن پر سایہ کیا اور دیکھو اُس بادل سے ایک آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں تم اس کی سنو مرقس ۱:۱۱ اور آسمان سے ایک آواز آئی کہ تو میرا عزیز بیٹا ہے جس سے میں راضی ہوں لوقا ۳:۲۲۔ آسمان سے یہ آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے تجھ سے میں راضی ہوں یوحنا ۱۲:۲۸ آسمان سے آواز آئی کہ میں نے جلال بخشا ہے اور پھر جلال بخشونگا۔

یہ اور اور آیتیں ظاہر کرتی ہیں کہ خدا نے اس ہادی کو بنی آدم کے بچانے کے لئے مخصوص کیا ہے اور آسمانی آواز کے ذریعہ سے اُس پر ظاہر کیا ہے کہ صرف وہی اکیلا ہادی ٹھہرایا گیا ہے اور آدم زاد کو اُس کی تعلیم پر سننا عمل کرنا ضروری ہے۔

عملی عیسائیت } ہمعصر ہند مطبوعہ ماہ جنوری ۱۹۱۰ء جلد ۵ نمبر ا میں "عیسائیت کا زوال" کے عنوان کے متعلق دو قسم کی عیسائیت کا ذکر کرتے ہوئے ذیل کے فقرے لکھتا ہے جس پر ہم ناظرین کی توجہ کو لگانا چاہتے ہیں "ایک قسم کی عیسائیت وہ ہے جو اتوار کو دیکھی جاتی ہے یہ عیسائیت محض خیالی ہے اس میں وہ اعتقادات شامل ہیں جو یا تو احمقانہ ہیں یا اوباشانہ یا احمقانہ اور اوباشانہ دونوں ہیں۔ دوسری عملی عیسائیت ہے جس میں مسیح کی وہ اعلیٰ تعلیم شامل ہے جسکے بارے میں ہم کسی قسم کا اعتراض نہیں رکھتے بلکہ ہمارے دل میں مسیح کی زندگی اور مسیح کی کیرکٹر کے لئے ایک سچی عزت موجود ہے۔ آؤ اب ذرا تھوڑی دیر کے لئے اتوار کی خیالی عیسائیت پر نظر ڈالیں۔ اس خیالی عیسائیت کا کیا مطلب ہے؟ اس کا یہ مطلب ہے کہ اول تم بائبل کو خدا کا کلام سمجھو۔ دوسرے تم دنیا کی پیدائش اور آدم کی کہانی کو جیسا کہ بائبل میں لکھی ہے ٹھیک مانو۔ تیسرے اس بات کو ٹھیک جانو کہ ہمارے دادا آدم نے گناہ کیا تھا اور وہ گناہ کی سزا میں بہشت سے نکالا گیا تھا چوتھے تم اس بات پر ایمان لاؤ کہ ہزاروں سال گذرنے کے بعد خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں مرنے کے لئے بھیجا تاکہ اُس کی موت سے خدا کا غصہ ٹھنڈا ہو۔ اور بنی نوع انسان کے گناہ دور ہوں اور وہ خدا اور اُس کے فرشتوں کیساتھ بہشت میں اٹھایا جاوے اور وہ ایک ابدی زندگی کا وارث بنے"۔ اس وقت ہم عملی عیسائیت پر بحث نہیں کرنا چاہتے پر صرف دکھلانا چاہتے ہیں کہ جو تعلیم مندرجہ بالا چار باتوں میں دکھلائی گئی ہے یہی تعلیم خداوند یسوع مسیح نے اپنے کلام میں دی ہے جس کو خود معترض عملی تعلیم مانتا ہے اور خود ہی اُس کو رد کرنے بیٹھتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کونسی تعلیم ہے جس کو وہ عزت کیساتھ تسلیم کرتا ہے اور خداوند یسوع مسیح کی کچھ تعلیم کو ماننا اور بعض کو رد کرنا کونسی عقل کی بات ہے؟ کیا ایسا کرنے سے اپنی ہی باتوں کو جھٹلانا نہیں ہے۔ اگر عیسائیت سے یہ مندرجہ بالا تعلیم نکال دو اور اُس کو رد کر ڈالو تو باقی کیا عیسائیت رہ جاویگی؟ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی ناقص دلیلوں سے کونسی صداقت نکلتی ہے جس کی سعی و کوشش میں نئی روشنی کے شیدا اپنی عقل کے ڈھکوسلوں پر پھولے نہیں سماتے؟ ہم کو افسوس آتا ہے کہ ہمعصر کے ایڈیٹر اگرچہ اس مضمون کو بطور ترجمہ پیش کرتے ہیں لیکن وہ اسکو اس طرح سے ترجمہ کرتے ہیں کہ گویا اُن کا اپنا لکھا ہوا مضمون ہے جس کے آخر میں صرف ایڈیٹر کا ہی نام درج ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ چار باتوں میں جنکا ذکر کیا گیا ہے کونسی باتیں احمقانہ اور اوباشانہ ہیں!! افسوس ایسی تحریر پر آتا ہے کہ جب بلا سوچے اور سمجھے تعلیم یافتہ انسانوں کی قلم سے خلاف از تہذیب کلمات نکلیں۔

ورلڈز سنڈے سکول کنونشن امریکن سیکشن کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے تمام دنیا کے سنڈے سکولوں کے ممبروں سے التجا کی ہے کہ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۱۰ء کا روز خاص طور سے دعا کیلئے مخصوص کیا جاوے کہ وہ تمام سنڈے اسکول ٹوٹے ہوئے اور اُس میں ہر جگہ پر تمام عبادتوں میں دعائیں کیجائیں اور ان دنوں میں ورلڈز سنڈے سکول کنونشن کا اجلاس بھی امریکہ کے دارالسلطنت شہر واشنگٹن میں ہونے والا ہے۔ اسے میں ہونا ہوگا جسکے لئے دعا کی بڑی ضرورت ہے۔

اور نیز تمام خادمان دین کو بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ نیز اپنی کلیسیاؤں میں خاص درس سنڈے اسکول کے مضمون پر دیں کیونکہ یہ ایک خاص وسیلہ بشارت کا کلام الٰہی کی تلاوت کا اور گرجا کے بنانیکا ہے جسکی اشد ضرورت سب جگہ محسوس ہوتی ہے کمیٹی کی رائے میں یہ آیا ہے کہ چونکہ سب تو مقام واشنگٹن کو نہیں جا سکتے پر سب اس طرح سے متفق ہو کر اس برکت میں گھر بیٹھے ہی حصہ لے سکتے ہیں۔

"ہم کبھی امید نہیں کر سکتے کہ خداوند یسوع مسیح ہم کو اپنے سمجھیگا جب تک کہ ہم اُسکو اپنا نہ بنا دیں کہ وہ ہمارا خداوند اور مالک ہے اور اُسکے حکموں کو مانیں اور اُس کی پیروی کریں اس نے اپنے شاگردوں سے صاف صاف لفظوں میں فرما دیا ہے کہ وہ اُنکا انکار کریگا جو اس کا انکار کرتے ہیں اور اپنی صلیب اُٹھا کر اُسکی

ہمعصر ریویو آف ریلیجنز مطبوعہ ماہ مارچ ۱۹۱۱ء میں پادری ڈبلیو سینٹ کلیر ٹسڈل تعین جلفہ واقعہ ایران کی کتاب ینابیع الاسلام پر ایک طول طویل ریویو لکھتے ہیں جس میں وہ ان حقیقتوں کا ایک عجیب طور سے انکار کرتے ہیں جو اُس کتاب میں مصنف نے اپنے تجربہ اور دیگر کتب کے حوالجات سے بخوبی ثابت کر دیا ہے اور مصنف اور نیز سر ولیم میور صاحب کو بھی لاعلم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ کوئی مسیحی عالم اس ریویو کے جواب دینے کی کوشش کریگا۔ جس کو ہم بخوشی درج اخبار کریں گے۔

پرسیبیٹیرین بینر فلس کیپ کاغذ کی نسبت عجیب حال بیان کرتا ہے کہ جب چارلس اوّل نے معلوم کیا کہ اس کی آمدنی کم ہے تو اُس نے کئی سوداگری کے کاموں کا حق حقوق محفوظ کر دیا جن میں سے ایک کاغذ کا کارخانہ بھی تھا۔ اور اس طرح سے خاطر خواہ رقم وصول کی گئی۔ اور وہ پارٹیں جنہوں نے اُن کا ٹھیکہ لیا وہ بھی مالدار ہو گئیں اور بادشاہ کو بھی منافع ہوا۔ اسوقت تمام کاغذوں پر شاہی ہتھیاروں کے نشان تھے۔ مگر کرمول کے وقت میں اس میں تبدیلی ہوئی اور وہ تمام نشانات دور کئے گئے اور اُن کی جگہ فول کیپ اور گھنٹے کی شکل کھینچی گئی اور اس کے بعد جب رمپ پارلیمنٹ کا دور ہوا تو وہ بھی دور کئے گئے۔ لیکن وہ کاغذ اُسی طرح کا بنتا رہا اور اُس کا نام وہی فلس کیپ رہا جو آج تک مروج ہے۔

بمبئی کے سیٹھ سر کریم بھائی ابراہیم صاحب نے تعلیم سائنس کے لئے ساڑھے چار لاکھ روپیہ دیا۔

سرحدی جرگوں کے دیہاتیوں کو رفلیں بانٹ رہے ہیں تاکہ لٹیروں کا مقابلہ مردانگی سے کریں۔



دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ اس سے زیادہ کوئی بات بیہودہ نہیں ہو سکتی کہ جب مسلمانوں میں طاقت پیدا ہو گئی تو اُنہوں نے خود بخود جنگ کو مول لیا بلکہ اپنے مال وجان وحرمت کی حفاظت کے لئے اُن کو مجبوراً تلوار اُٹھانی پڑی۔

اقول۔ خود حفاظت کا کام اُس حالت میں ٹھیک مانا جا سکتا ہے کہ جب بے نقصان ہو کر اسلام عرب کی اقوام میں گذارہ کرتے مگر جب شروع ہی سے خیال مقابلے اور لوٹ مار کا اختیار کیا گیا تو پھر خود حفاظت کا خیال نہیں کہا جا سکتا بلکہ اچھا خاصہ مقابلہ یا جنگ کہا جا سکتا ہو جو در حقیقت تھا اسلام نے مجبوراً تلوار نہیں اُٹھائی بلکہ قصداً اور اشاعت اسلام کی خاطر تلوار پکڑی۔

قولہ۔ امن سے بڑھکر انہیں کوئی چیز پیاری نہیں تھی۔ امن کی صورت میں وہ آرام سے زندگی بسر کرتے اور خود اسلام کے پھیلنے کے لئے امن سے بڑھکر کوئی چیز زیادہ مفید نہ تھی۔

اقول۔ اگر ایسا حال ہوتا تو ہم کو یقین ہے کہ تلوار میان سے ہرگز نہ نکالی جاتی۔ امن کی صورت میں زندگی تو بسر کرتے مگر اشاعت اسلام کی کیا صورت ہوتی کون اسلام کو مانتا؟ امن تو نام کو بھی ہوا ہی نہیں اس کے فائدے کا کیا ذکر؟

قولہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امن کے ایسے طلبگار تھے کہ جب ہجرت کے بعد چھٹے سال میں جب مسلمانوں کی طاقت بہت بڑھ گئی تھی اور قریش کی قوت اور اقتدار گھٹ گیا تھا اور بڑے بڑے لیڈروں کے مارے جانے سے اُن کی حشمت جاتی رہی تھی۔ ایسے وقت میں جب قریش نے حدیبیہ کے مقام پر مصالحت کے لئے تحریک کی تو آپ نے اُن کی ساری شرائط کو منظور کر کے اُن سے صلح کر لی۔

اقول۔ اگر یہ حال ہوتا تو اول ہی سے ہرگز کوئی جنگ نہ ہوتا۔ اگر وہ امن کے طلبگار تھے تو اُن سے اتنے جنگ کس نے کروائے؟ ایڈیٹر صاحب کا خود فرمانا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی میدان جنگ سے نہیں ہٹے اگر ساتھیوں نے پیٹھ دکھلائی تو آپ میدان میں تنہا کھڑے رہے"!! سچ تو یہ ہے کہ اگر وہ خود نہ لڑتے اور مسلمانوں کو متواتر جنگ کی تحریک نہ کرتے تو اسلام کی طاقت ہرگز نہ بڑھتی اور قریش مغلوب نہ ہوتے۔ اُن کے بڑے بڑے لیڈر مارے نہ جاتے اُن کی حشمت نہ بگڑتی یہ سب کارنامے صاف ظاہر کرتے ہیں کہ سب کچھ اسلام کو لڑائیوں کے نتیجے میں حاصل ہوا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ اُن کو طلبگار امن کس طرح ٹھہرایا جاتا ہے؟

قولہ۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے خود بخود لڑائی کو نہیں چھیڑا۔ بلکہ مجبوراً اپنی مرضی کے بخلاف کفار کے ظلموں سے تنگ آ کر ان کو لڑائی کرنی پڑی۔

اقول۔ معلوم نہیں ہوتا کہ کونسی بات سچ سمجھی جاوے۔ آیا یہ جو کہ مذکورہ بالا بیان میں پائی جاتی ہے۔ یا وہ جو گزشتہ بیانوں میں ذکر ہو چکی ہے۔ اور جس پر قرآن کی گواہی بھی موجود ہے کہ وقاتلوا فی سبیل اللہ یعنے بس خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑ۔ جب لڑنا اور جنگ کرنا حکم سے مقرر ہو چکا تو پھر اُس کو ظلموں سے تنگ آنے کی وجہ ٹھہرانا معلوم نہیں کیا مطلب رکھتا ہے؟ بلکہ اس آیت میں زیادہ زور دیا گیا ہے کہ لا تکلف الا نفسک یعنے لڑائی کرنا تیرا (محمد صاحب کا) فرض ہے پھر اُس کو دوسروں کے سر تھوپنا کیا معنے رکھتا ہے؟ - باقی آئندہ

لارڈ کچنر صاحب بہادر کی یادگار میں جو چندہ کھولا گیا ہے اس میں ۹۲ ہزار روپیہ سے زیادہ جمع ہو چکا ہے۔

اقتباس

رسولوں کی زندگی کا انجام

متی رسول اتھیوپیا کے ایک دور کے شہر میں شہید ہوا۔ مرقس رسول شہر اسکندریا میں بڑی تکلیف کیساتھ گھسیٹا گیا اور جاں بحق ہوا۔ اور لوقا رسول ملک یونان میں زیتوں کے درخت کے ساتھ لٹکایا گیا۔ یوحنا رسول ۹۰ برس کی عمر کا ہو کر مرا اور وہ پتموس ٹاپو میں مقید ہوا۔ پطرس سر نگوں کر کے شہر روم میں صلیب پر چڑھایا گیا۔ یعقوب کا شہر یروشلم میں قتل کیا گیا۔ یعقوب دوسرا ہیکل کے کنگرے پر سے نیچے گرایا گیا اور پھر دھوبی کے مگدر سے مارا گیا۔ فیلبوس فرگیلیا کے شہر ہیرپولس میں ایک ستون سے پھانسی دیا گیا۔ برتلما کوڑوں سے مار کر ہلاک کیا گیا۔ اندریاس صلیب پر چڑھایا گیا اور وہاں سے اپنے دشمنوں کے لئے دعا کرتا رہا۔ تھوما* کو ایسٹ انڈیز کے شہر کارومنڈل میں نیزوں سے مارا گیا۔ یہوداہ تیروں سے مارا گیا۔ متھیاس پہلے پتھراؤ کیا گیا اور بعد ازاں اس کا گلا کاٹا گیا۔ برنباس کو سیلونیکا کے یہودیوں نے پتھراؤ کر ڈالا۔ پولوس رسول نے بہت قسم قسم کی تکلیفات برداشت کیں اور آخر کار روم میں نیرو بادشاہ کے ظلم سے اس کا سر قلم کیا گیا۔　　سکو میچر

ہندوستان میں ۱۰ روپیہ کی مالیت کے نوٹوں کا رواج آئندہ بند کیا جائے گا +

سکھر میں ڈاک کا ایک سارٹر پکڑا گیا جو ایک جعلی کرنسی نوٹ چلانے کی کوشش کرتا تھا قیمتی ۱۰۰ روپیہ

* یہ رسول تھوما نہیں تھا ہو سکتا ہے کہ تھوما کا شاگرد ہو جو اس ہی نام سے نامزد تھا۔　　ایڈیٹر

مراسلات

ارکان ستہ

۴۔ بائبل کا الٰہی تصور۔ اس کی قرآن عربی نے بڑے زور شور سے تائید کی ہے۔ اور بائبل کا واحد خدا عربوں کا خدا ہونے کے لئے قرآن عربی میں ضرور پیش کیا گیا اور اس خدا کی وحدت کی سند قرآن عربی نہیں ہے۔ بلا شک قرآن عربی میں اس کی تائید پائی جاتی ہے۔ مگر قرآن عربی بائبل کے خدا کی وحدت پر سند نہیں مانا گیا ہے۔ مگر بائبل بعض اوقات قرآن کو صاف حکم آئے ہیں کہ وہ خدا مذکور کے لئے خبر دار اس سے پوچھا جائے اور کتب مقدسہ سابقہ سے دریافت کیا جائے پس قرآن عربی وحدت الٰہی پر سند نہیں مانا جا سکتا ہے۔

۴۔ شرک فی الوحدت صرف یہ نہیں ہے کہ کوئی غیر اللہ کو اللہ یقین کرے۔ پر ہر ایک اعتقاد اور خیال اور تصور جو کلام کے خلاف کیا جاتا ہے شرک ہے اور اعتقاد کلام اللہ کی تفہیم سے کیا جاتا ہے اور جس کے ثبوت کلام اللہ میں پائے جاتے ہیں وہ اعتقاد خواہ تمام دنیا کو شرک معلوم ہو پر شرک نہیں ہے۔

۵۔ بائبل کا خدا قرآن عربی کا مانا ہوا خدا ہے جو اس خدا سے منکر ہوتا ہے۔ بائبل اور قرآن سے منکر ہے۔

آخر میں حاضرین سے منت کرتا ہوں کہ اہل القرآن کے مقابل وحدت الٰہی کی نسبت نہایت ادب اور سمجھ سے کلام کرو اور ان میں اگر غلطی ہے تو تصور دوم کی وحدت ماننے کی وجہ سے ہے ورنہ میں نے دیکھا کہ ہم اور وہ ایک ہی خدا کے پرستار ٹھہرائے گئے ہیں۔ پس اگر وحدت الٰہی پر کبھی بات چیت کا ان سے واسطہ آپڑے تو اس لکچر سے کام لو اور ان پر ظاہر کرو کہ بائبل کے خدا کی فرمانبرداری تمہارا فرض ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اہل حق تمہاری سنینگے۔

لکچر دوم

تعلیم الہام

گزشتہ خطبے میں ہم کو قرآن عربی کا ایک بنیادی اصول معلوم ہو گیا ہے۔ اور وہ اصول بھی ایسی صورت میں معلوم ہوا ہے کہ جو صورت ہمارے زیادہ مفید مطلب ہوا اور کہ اہل القرآن اصول مذکور کو ہمارے ساتھ ماننے پر مجبور ہیں اور کہ قرآن عربی اصول مذکورہ سے اہل القرآن کو مجبور کرنیکا زور رکھتا ہے پس ہم لوگ ایک بات یاد رکھیں کہ اہل القرآن اصولاً ہمارے ساتھ اسی خدا کے پرستار ہیں جس کی ہم پرستش کرتے اور اگر اہل القرآن میرے اس خیال کے خلاف وجودی کے اعتقاد کو مانتے ہوں تو وہ یقیناً ہمارا مقابلہ کر نہیں سکتے ہیں۔

میرے اس بیان کی صحت کہ اہل القرآن اصولاً اسی وحدت الٰہی کے معتقد ہیں یکسی دوسری وحدت کے جس کے ہم لوگ معتقد ہیں آج کے خطبے سے اور زیادہ معلوم ہو جائیگی کیونکہ تعلیم الالہام نہ صرف اسبات کا ثبوت ہے کہ ایک مشخص خدا ہے مگر اسبات کی بھی تکذیب کہ وحدت وجودی ہے۔

ہمیں معلوم ہو کہ سچے الہام کا لب لباب لامحدود خدا کو محدود بشریت کی رسائی کے حدود میں ایسے طور سے جلوہ نما کر دینا ہے کہ لامحدود خدا کی ذات شخصیت۔ صفات اور مرضی محدود بشریت پر ایسی ظاہر ہو جائے کہ اس بشریت پر خدا کی شخصیت اور صفات اور مرضی کا کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ گویا الہام میں لامحدود کا محدود میں ظاہر ہونا اور لامکان کا مکان میں جلوہ نما ہونا ہے مگر محدود بشریت کا لامحدود بنا کر اسے لامحدود سے ملانا سچے الہام کی غرض اور اس کے مقصد سے باہر ہوا اور نہ ان معانی کا الہام ممکن ہے۔ کیونکہ ایسے اعتقاد سے انسانیت کے حدود بڑھائے جاتے ہیں اور یہ ناممکن ہے۔　باقی آئندہ



ویدک شائستگی

بعض کہتے ہیں کہ روشنی یا حرارت اور زمین کا نام اشون ہے اور بعض اشون سے دن اور رات اور بعض سورج اور چاند مراد لیتے ہیں۔ (دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اُردو میں صفحہ ۱۴۴ اور ہندی میں صفحہ ۱۹۲)

ان مختلف معنوں میں عورت مرد کا مطلق ذکر نہیں پھر اُسی موقعہ پر سوامی جی لکھتے ہیں "اشون سے جربھری اور ترپھری مراد ہیں۔ جربھری سے (غبارہ وغیرہ) کو بھرنے والی یا اُٹھانے والی چیزیں (یعنے آگ ہوا وغیرہ) اور ترپھری سے کاٹنے والی ضرب کرنے والی دھکا دینے والی یا خشکی و تری کی سواریوں میں حرکت یا رفتار کی تیزی پیدا کرنے والی چیزیں مراد ہیں۔ یعنے اس سے سمندر میں پیدا ہونے والی موتیوں کی مانند اور یعنے پانی سے پیدا ہونے والی دو چیزیں (متر) (ہیڈروجن) اور ورن (آکسیجن) (یا بھاپ بھی مراد ہیں۔" (دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ وہی)

ان معنوں میں بھی اشون - عورت مرد نہیں - متر اور ورن دونوں ویدک دیوتا جب ہیڈروجن اور آکسیجن بن گئے - تو سوامی جی کے گول مول الفاظ کو چھوڑ کر سیدھے الفاظ میں اشون (Steam) یعنے بھاپ نجائیں تو کونسی تعجب کی بات ہو؟ ویدک زمانے میں اگنبوٹ غبارہ - اور ریل گاڑی تو چلانا ہی تھا سو اشون اگر ان میں بھاپ بنکے داخل ہوئے تو اس سے اُن کی کرامات ہی ظاہر ہوتی ہے سوامی جی نے نہ بہتی کے بیان میں بھی اشون کی مدد لی۔ فرصت نہیں کہ ہم ان باتوں کا ذکر کریں اگر سوامی جی چند اور بس جیتے رہتے تو اشون دیوتا بائیسکل موٹر کار وغیرہ کو بھی حرکت پہونچاتے۔

خیر اشون بھاپ ہوں یا اور کچھ ہوں سوامی جی کے اُن بیانات میں اشون عورت مرد تو نہیں بنے اب رہے نیوگ کی تعلیم نکالنے کی ضرورت پڑی تو وہی بیہودہ پیا اشون فوراً عورت مرد کی صورت میں آموجود ہوئے۔

منتر کے باقی حصے کا ترجمہ بھی اسی طرح اٹکل پچو ہے۔ فرصت نہیں کہ ہر لفظ پر ہم لفظی بحث کریں۔ بابو رمیش چندر دت۔ پنڈت جوالا پرشاد مشر وغیرہ کے مطابق جیسا پیشتر درج کیا گیا۔ اس رچہ کا ترجمہ یہ ہے:-

"اے دونوں اشون تم دن کو یا رات کو کہاں آتے جاتے ہو یا کہاں پر وقت کاٹتے ہو؟ اور جس طرح بیوہ لیٹتے وقت دیور کی خاطر کرتی ہے یا بیاہی عورت اپنے شوہر کی خاطر کرتی ہے۔ یگ کی جگہ پر اسی طرح خاطر کیساتھ کون تم کو بلاتے ہیں؟"

اس رچہ میں غور طلب جملہ تو یہ ہے "جس طرح بیوہ لیٹتے وقت دیور کی خاطر کرتی ہے"۔ پنڈت جوالا پرشاد جو سناتنی پنڈت ہیں۔ اس مثال سے ایک بدچلن بیوہ کا خیال کرتے ہیں جو اپنے دیور سے پھنسی ہوئی ہو۔ یورپین علما اس سے دیور کے ساتھ بیوہ کے بیاہ کی ریت کے مروج ہونے کا گمان کرتے ہیں پھر سوامی دیانند اس سے بیوہ کا نیوگ ٹھہراتے ہیں۔

ہم جیسا پیشتر کہہ چکے اب بھی کہتے ہیں کہ اس حصہ میں ان مختلف قیاسوں میں سے کسی پر بھی صاف دلالت نہیں کیگئی یہاں تو محض بیوہ کے دیور کی خاطر اور شادی والی کے شوہر کی خاطر کیساتھ یجمان کے اشون کی خاطر کی تشبیہ دی گئی بیوہ کے دیور سے تو صاف تعلق دکھلایا گیا۔ پر وہ تعلق جائز یا ناجائز ہے۔ اُس پر کچھ بھی روشنی نہیں ڈالی گئی۔ سو ایسی ایک مجمل مثال سے نیوگ ثابت کرنے کی کوشش فضول ہے۔

سوامی جی نہ صرف بیوہ کے دیور سے نیوگ کراکر ہی خوش ہوئے بلکہ نروکت کا ایک منتر اقتباس کرکے دیور لفظ کے معنے نہایت کشادہ کر دیئے۔ "دیور اُس کو کہتے ہیں کہ بیوہ کا دوسرا خاوند ہوتا ہے چھوٹا بھائی یا بڑا بھائی یا اپنے ورن یا اپنے سے افضل ورن والا ہو جس سے نیوگ کرے اُسی کا نام دیور ہے" سوامی جی کے قول کے مطابق دیور کی یہ تشریح نروکت کے مطابق ہے۔ ہمارے مضمون کا تعلق رگوید سے ہے (باقی آئندہ)

رشی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اِندر نے ہزار رشتیں کیں مگر اُس نے ایک خطا کی اور اندر تین لوک کی بادشاہی سے برطرف ہو گیا (وشنو پران ۱: ۹ صفحہ ۷۰) (دیکھو درواسا) پھر بھرگو نے وشنو کو سراپ دیا کہ تو دس بار زمین پر جنم لیگا (دیکھو بھرگو) اور وششٹ نے آٹھ واسوؤں کو اُس وقت سراپ دیا جبکہ وہ وششٹ کی کامدھین گائے کو جو جنگل میں چر رہی تھی پکڑ کر لے گئے تھے جب اُنہوں نے منت و سماجت کی تو وششٹ نے اس سراپ کو ہلکا کر دیا تھا۔ اسی سراپ کے سبب سے ہی آٹھ واسوؤں نے گنگا کے شکم اور شانتنو کے تخم سے جنم لیا۔ (مہابھارت آدی پرب ۹۹: ۱ سے ۳۷) اور ایک دفعہ اس وقت جبکہ وششٹ سندھیا میں مشغول تھا تو واسو اُنجانے اُس کے آگے سے گذر گئے اور اس نے انہیں سراپ دیا۔ (ایضاً ۹۶: ۱۱ و ۱۲) (دیکھو سو بھری۔ وششٹ۔ واسو۔ گنگا)

قدیم زمانہ میں رشیوں کی کئی قسمیں ہوتی تھیں یعنی جس قوم یا جس جنس میں سے کوئی رشی ہوتا وہ اُسی قومی یا جنسی نام سے موسوم ہوتا تھا۔ مثلاً دیورشی نارد جس کو پرجاپتی بھی کہتے ہیں اور مہرشی بھی اور یہ برہما کے من سے پیدا شدہ بیٹوں میں سے ایک تھا۔ باقی نو اور تھے (دیکھو منو سمرتی ۱: ۳۴ و ۳۵) جو دیولوک میں دیوتاؤں کیساتھ رہتے ہیں چنانچہ جب پورو نسل کے راجہ دُشینتا شونے یگ کیا تو اندر اور دیورشی آسمان سے حاضر ہوئے تھے اور جب اُنہوں سوم رس پیا اور برہمن درکشنا لیکر محو ہو گئے تھے تو یگ کا سب کچھ برہمن رشیوں یا برہمرشیوں نے ہی کیا تھا۔ (مہابھارت آدی پرب ۱۲۱: ۷ سے ۹) یہاں سے دو قسم کے رشی ثابت ہوتے ہیں ایک تو دیورشی دوسرے برہمن (برہمرشی) جن میں سے رشی ہوا کرتے تھے + (باقی آئندہ)

فلسٹی کی جلاوطنی

رات قریباً گذر چکی ہے۔ صبح کا نورانی تارا کسی چلنے والے مسافر کی رہنمائی کر رہا ہے۔ مرغ سحر نے اپنی آواز بلند کی۔ طیوران نواسنج ادھر اُدھر اُڑنے لگے۔ مگر محصورین منجی خدا کے آگے گھٹنا ٹیکے دعا میں مشغول ہیں اور اپنی زندگی کا آخری فیصلہ چاہتے ہیں نوبیڈیکس نے پھر آخری کوشش کی کہ کسی طرح اپنی بیوی کو راہ پر لے آوے مگر سب بے سود بہت سمجھایا مگر لاحاصل آخر کہنے لگا کہ اچھا بیوی اب صبح ہوئی تمہاری زندگی آخری صبح کل گوشۂ تربت میں ہوگی۔ ورنہ ابھی بھی کچھ اوقات ہے باز آؤ۔ یہ وہ وقت ہے کہ بھائی بھائی کا دشمن ہو جاتا ہے ہے

اُٹھا نہ بیڑا تو یوں دیکھ کچ ادائی کا
یہ وہ وقت ہے کہ دشمن ہو بھائی بھائی کا

فلسٹی بولی۔ اے عزیز شوہر مجھے مرنے کا ڈر نہیں اگر مسیح کی خاطر میرے اقارب عدو بن جاویں تو بن جاویں۔ کیونکہ ہم تو موت سے گذر کر جی جاتے ہیں اور دنیا کے جینے والے موت سے گزر کر مر جاتے ہیں ہے

جان دیتے ہیں جو ایمان مسیح میں تا ہم۔
میرے نزدیک وہ جی جاتے ہیں مرنے والے

ناظرین! اب وہ وقت آگیا ہے کہ فلسٹی بعہ دیگر محصورین کے عدالت کے کمرے میں داخل ہو۔ سڑک پر تماشائیوں کا ہجوم اس قدر ہے کہ کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔ چلنے کو راہ نہیں ملتا ہے۔ اس بڑے ہجوم میں سے گذر کر مسیح کے بے گناہ قیدی اس بڑی عدالت میں لائے جاتے ہیں جہاں کہ ایک سفید ریش اعلیٰ افسر اپنی صدر کرسی پر بڑی شان و شکوہ سے بیٹھا ایسے مجرموں کا منتظر ہے۔ آنکھوں سے اُس کی رعب برستا ہے۔ بشرے سے تعصب کی برق نمایاں ہے جونہی یہ مجرم عدالت کے کمرے میں حاضر ہوئے۔ اعلیٰ افسر نے غصہ کے لہجہ میں کہا او برگشتہ فرقہ کے لوگو! شاہی حکم کے نافرمان بروعدو آخر اپنے کیفر کردار کو پہونچے فلسٹی جس نے صد گونہ ناز سے پرورش پائی تھی ایسے کڑوے فقرے کو پانی کی طرح پی گئی اور دھیمی آواز سے بولی۔ کہ خدا کی حمد ہو ہم مسیح کی خاطر آج بے عزت کئے جاتے ہیں۔ ہاں وہ بھی ایک دن ہمارے لئے بے عزت کیا گیا تھا۔ اعلیٰ افسر نے فلسٹی کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ کیا تم بھی عیسائی ہو۔ وہ بولی ہاں میں عیسائی ہوں۔ اعلیٰ افسر بولا شہادت کی اب کوئی ضرورت نہیں تم خود اقراری ہو۔ فلسٹی بولی ہاں۔ اعلیٰ افسر نے کہا کہ تم جانتے ہو اس کی کیا سزا ہے۔ فلسٹی بولی کچھ ہی ہو۔ آخر کار اعلیٰ افسر نے فلسٹی کی جلاوطنی کا حکم صادر کیا۔ اور چشم زدن میں اس کا جہاز سمندر کی لہروں پر چلتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

جارج ملٹن تائب لودیانوی حال مقیم بٹالہ۔

مسیحی کلیسیائیں اور سیلف سپورٹ

گذشتہ سے پیوستہ

جس کلیسیا میں چندہ دہی میں یعنی خدا کے کام کے لئے روپیہ پیسہ یا کوئی اور دیگر مال دینے میں سستی یا بے پروائی یا دہنگی کی عادت ہے وہی کلیسیا یا جماعت مردہ ہے غریبی یا امیری کا اس میں کوئی عذر و بہانہ نہیں۔ کیونکہ خدا اس کو جو خوشی سے دیتا ہے پیار کرتا ہے ۲ قرن ۹: ۷۔ ۸ جو لوگ نہیں دیتے وہ فضل کی روٹی کاٹنے کے حقدار نہیں ہوتے۔ ان کے پاس کوئی سرمایہ جمع نہیں ہوتا جس سے وہ اپنی دینی ضروریات میں صرف کریں وہ اپنے پاسبان کو کچھ دے نہیں سکتے اور نہ وہ اوروں کی روحوں کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔ وہ صرف اوروں کا منہ تاکتے ہیں۔ اگر کہیں سے امداد مل گئی تو بس دینی حالت ہی بگڑی اور رہی سہی روحانیت بھی دریا برد ہوئی۔ جیسے اکثر ہمارے ملک میں اب تک بھی حال ہے بعض جماعتوں کے پاسبان یا مناد چھوڑ ملکوں سے اسباب زندگی حاصل کرتے ہیں اور کام ان میں کرتے ہیں۔ لیکن دینے کا نام نہیں لیتے اب تک یا تو خطرہ کی حالت میں ہیں یا گئے گذرے۔ کیونکہ جب مشنریوں کو اس کارندے کی ضرورت پڑتی ہے تو جماعت خالی ہی رہ جاتی ہے بے شک اپنی چیز پر ہر ایک کو دعویٰ ہے ان بے چاروں نے کبھی ہاتھ سے کچھ دیا ہو تو فخر کریں۔ مشنریوں کا روپیہ ہی اُن کا دل بہلاوا ہے وہ بیچارے اس انتظار میں رہتے ہیں کہ یا دری فلاں صاحب بہادر ہمارے لئے کسی اُستاد یا مناد یا بابو کو بھیج دیگا خیر چلو اس سے عرض کریں بعض دفعہ صاحب بولتا ہے بھائیو آدمی کوئی نہیں ملتا یا روپیہ کم ہے کوئی کہتا ہے صاحب کیا ہو گیا سرکار کے گھر میں روپیہ نہیں رہا یا آپ بھوکے ہو گئے؟ ان مفت خوروں کو اتنا بھی علم نہیں کہ روپیہ آتا کہاں سے ہے وہ خزانہ سرکار کو اپنا مال سمجھ بیٹھے ہیں نہیں معلوم کہ وہ روپیہ آتا کہاں سے ہے اور دیتا کون ہے۔ بس صاحب بہادر کہتا ہے کہ جاؤ آدمی نہیں ملیگا سمجھ گیا اور بس کچھ مدت کے بعد تعلیم بھول گئی۔ جھوٹے استادوں کا دور دورہ ہو گیا۔ بت پرستی۔ بدرسموں کا شکار ہو گئے اولاد تعلیم سے رہ گئی۔ بلکہ دعا عقیدہ تک بھول گئے۔ بھلا یہ نوبت کیوں پہونچی؟ صرف نہ دینے کے سبب سے اور اگر خرچ گھر میں جمع ہوتا تو بھوکے کیوں مرتے۔ جو کسی اور سے شہتیر ادھار مانگ کر مکان بناتا ہے۔ اُس کا گھر ایک دن گر جائیگا۔ ہاں اگر وہ اپنے گھر کے لئے کچھ کرتا ہے۔ تو وقت پر ہولناک حالت سے بچ جائیگا۔ ہاں ابتدائی حالت کچھ اور طرح کی ہوتی ہے پہلے پہل مشنریوں کا روپیہ دیگر منادی کروانا ایک معقول امر تھا لیکن اب چونکہ کلیسیا عمدہ تعداد اور ممبروں کی باقاعدہ حالت میں ہے ابتدائی اصول پر بیٹھے رہنا بے دینی کی بھاری علامت ہے اس حالت سے اُٹھنا سعادت مندی ہے۔

باقی آئندہ

خادم۔ بوٹا مل از رسول پور چک نمبر ۹۳

زندگی کا اعلیٰ مقصد

ایک نوجوان لڑکی تھی اس کا نام ملسا [illegible] ایک گرمی کے موسم میں وہ اپنے باغ سے گزرتی دوڑتی تھک کر ایک خوشگوار سایہ دار جگہ میں آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی اور بہت جلد سو گئی۔ نیند کی حالت میں ایک خواب میں دو عورتیں نظر پڑیں۔ ایک عورت چلتے گلابی رنگ کے کپڑے کا لباس پہنے تھی جو کہ ہلکے سبز رنگ کے فیتوں سے سجا تھا اُس کا پٹکا Sash جو کہ چاندی کی جالی کا تھا زمین پر لٹک رہا تھا۔ اُس کے خوبصورت زلف اجال گردن پر پڑے تھے۔ اُس کی ٹوپی مصنوعی پھولوں کی تھی جو پروں سے گندھے تھے۔ اُس کے ایک ہاتھ میں ناچ کا ٹکٹ تھا اور دوسرے میں ایک عمدہ پوشاک تھی جس پر رنگیلے فیتے کی گراہیں اور کلیاں لگی تھیں۔ وہ مسکراتی ہوئی ملسا کی طرف بڑھی اور بے دھڑک اُس سے یوں مخاطب ہوئی

پیاری ملسا میں ایک مہربان پری ہوں جس نے پیدائش سے تمہاری نگہبانی کی ہے میں نے بڑی خوشی سے تمہاری خوبصورتی کو بڑھتے دیکھا ہے اور اب تمہاری خوبصورتی اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ تم میری ساتھی بننے کے لائق ہو۔ ذرا دیکھو تو میں تمہارے لئے کیا لائی ہوں۔ یہ لباس اور ٹکٹ جو تم میرے ہاتھ میں دیکھتی ہو تم کو میرے محل کی تمام خوشیوں میں شریک ہونے کا حق دینگے۔ میرے ساتھ تم ہمیشہ تازہ بتازہ نو بنو خوشیوں میں زندگی بسر کروگی۔ خوش طبع تیتلی کی مانند تمہارا سوائے اس کے کچھ کام نہ ہوگا کہ ایک پھول سے اُڑ کر دوسرے پھول پر جاؤ اور اپنے افسوں تعریف کرنے والوں کو دکھاؤ۔ میری خوش وقت مملکت میں کسی قسم کی قید یا محنت یا اداس کرنے والی مشقت کا نام و نشان تک نہیں ہے۔ مگر صرف خوشی۔ زندہ دلی۔ ٹھٹھا اور مذاق پائے جاتے ہیں۔ اس لئے اے عزیزہ آؤ میں تمہیں یہ لباس پہنا دوں جو کہ تم کو نہایت ہی سوہنے والا بنا دیگا پھر تم میرے ساتھ چلنا۔

ملسا میں اس پری کی لبھانے والی باتوں کو قبول کرنے کے سخت خواہش پیدا ہوئی مگر اس نے سوچا کہ دانائی اس میں ہے کہ کم از کم اس کا نام تو پوچھ لوں جب ملسا نے اس پری سے اس کا نام دریافت کیا اس نے جواب دیا میرا نام اعیاش یا عیاش Dissipation ہے اسی اثنا میں دوسری عورت آگے بڑھی وہ بھورے کپڑے کا چست لباس پہنے تھی جس پر سفید فیتہ لگا تھا اُس کے بال سادے بنے تھے اور وہ ایک سادی ٹوپی پہنے تھی۔ مگر اُس کی تمام شکل صاف ستھری تھی۔ اس کی نظر سنجیدہ اور ساکن تھی مگر اس کی شکل سے مستقل مزاجی اور قائم مزاجی ٹپکتی تھی۔ اس کے ایک ہاتھ میں چرخہ تھا اور دوسرے بازو پر کام رکھنے والی ٹوکری لٹک رہی تھی۔ اُس کی کمر کی پیٹی سے قینچی۔ بننے کی سوئیاں۔ ریل اور چیزیں جو کہ عورتوں کے کام کی ہیں بچی ہوئی تھیں چابیوں کا ایک گچھا اس کے پہلو میں لٹک رہا تھا۔ اور وہ ملسا سے یوں مخاطب ہوئی۔

ملسا میں ایک پری ہوں جو تمہاری ماں کی دوست اور ساتھی ہوں۔ اب میں تم کو اپنے زیر حفاظت لینا چاہتی ہوں تم کو للچانے کے لئے میرے پاس عیاش کی مانند جو کہ میری حریف ہے۔ کچھ نہیں ہے۔ اگر تم میرے پیراؤں میں شامل ہوگی تو تم کو کھیل تماشے اور شغل سے زندگی بسر کرنی نہ ہوگی بلکہ تم کو الصباح اُٹھنا ہوگا۔ اور مختلف قسم کے کاموں میں دن گزارنا ہوگا جن میں سے بعض مشکل اور محنت والے ہونگے اور ان تمام میں جسمی اور دماغی قوتوں کا استعمال کرنا ہوگا تم کو سادہ لباس پہننا ہوگا۔ زیادہ تر گھر ہی میں رہنا ہوگا۔ دکھلاوے کی زندگی بسر کرنی نہ ہوگی۔ بلکہ مفید ہونے کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور اس کے صلے میں تم خوش اور بشاش رہوگی اپنے کام سے خوشی اُٹھاؤگی۔ اور سب جو تم کو جانتے ہیں تمہاری قدر کرینگے۔ اگرچہ کچھ میں نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے اس سے جو کہ میری حریف عیاشی نے تمہارے پیش کیا ہے۔ کم لبھانے والا ہے۔ مگر میں تم کو یقین دلاتی ہوں کہ بہت زیادہ حقیقی ہے۔ میری حریف نے اس سے بڑھ کر وعدہ کیا ہے جو وہ پورا کر سکتی ہے جس طرح ہوس اور بیوقوفی ہمیشہ کی خوشی نہیں دے سکتیں اس طرح عیاشی بھی ہمیشہ کی خوشی نہیں دے سکتی ہے۔ اس کی خوشیاں بہت جلد بے مزا ہو جاتی ہیں اور اُن کے بعد سستی اور نفرت پیدا ہو جاتی ہیں۔ عیاشی تمہارے پاس بھیس بدل کر آئی ہے۔ اس کا چہرہ بھی ایسا خوبصورت نہیں ہے جیسا کہ وہ نظر آتا ہے جیسی میں تم کو اس وقت نظر پڑتی ہوں اس سے کم پر ونغیر کبھی بھی معلوم نہ ہوگی۔ برعکس اس کے تم مجھ کو اور بھی زیادہ پسند کروگی۔ اگر میں تم کو اس وقت سنجیدہ نظر آتی ہوں۔ تو کام کے وقت گانے اور خوش وقت پاؤگی اب تمہارے لئے موقعہ ہے کہ تم فیصلہ کرو کہ کس کی پیروی کروگی اور اس فیصلے پر تمہاری تمام خوشی منحصر ہے۔ اگر تم میرا نام جاننا چاہتی ہو تو میرا نام گھر گرستی (Home Wifery) ہے۔

ملسا نے اس کی باتوں کو اتنی خوشی سے نہ سنا تھا جتنا وہ بیان سے سنا تھا۔ اگرچہ اس کے طور طریقے نے اس پر بڑا اثر کیا تھا تو بھی وہ پہلی عورت کی طرف ایک اور نگاہ پھر کے دیکھنے کے بغیر نہ رہ سکی۔ اسی اثنا میں بدقسمتی سے عیاشی کے چہرے سے وہ نقاب جس سے وہ بڑی احتیاط سے ڈھپا تھا اتر گیا اور ملسا نے دیکھا کہ عیاشی کا چہرہ جوانی کا مسکراتا ہوا اور خوشی والا چہرہ نہ تھا۔ بلکہ حقیقت میں بیماری کے سبب زرد اور ڈراؤنا تھا۔ اور کڑواہٹ کے باعث اس پر ترشی چھائی ہوئی تھی۔ ملسا نے اُس کی طرف دیکھ کر خوف سے اُس کی طرف سے منہ موڑ لیا اور اپنا ہاتھ بڑی دانائی سے اپنی سنجیدہ اور صادق ساتھی گھر گرستی کو پکڑا دیا اور یوں مفید ہونا زندگی کا مقصد چن لیا۔ اس لڑکی نے اپنی زندگی کا مقصد چننے میں دانائی کی ہمیں بھی ایسی دانائی کرنا چاہئے ہمارے سامنے بہت ساری لبھانے والی اور دلفریب چیزیں آجاتی ہیں جس وقت کی زندگی کے فیصلے کا موقعہ ہوتا

ہے۔ مگر ہم کو ان سے کنارہ کرنا چاہئے اور اس لئے کہ ہم بانند مفید ہونے کو اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد بنانا چاہئے۔ ہماری زندگی کا مقصد محض دولت کی فراہمی۔ ناموری کا حاصل کرنا یا ہر دلعزیز ہونے کی کوشش کرنا۔ یا اعلےٰ رتبے کا حاصل کرنا۔ یا تحصیل علم ہی نہ ہونا چاہئے۔ بلکہ پولوس کی مانند مسیح کو اپنی زندگی کا مقدم مقصد بنانا چاہئے۔ کیونکہ ہماری زندگی دوسروں کے لئے اس وقت مفید ہو سکتی ہے۔ جبکہ ہم مسیح کے لئے جیتے ہیں نہ کہ اپنے لئے۔ مسیح نے جو جواب شریعت کے سکھانے والے کو دیا تھا جب اُس نے آزمائشی طور سے مسیح سے پوچھا تھا کہ کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں مسیح نے اُس کا جواب یہ سوال پوچھ کر دیا توریت میں کیا لکھا ہے۔ شریعت دان نے جواب دیا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ مسیح نے جواب دیا کہ تُو نے ٹھیک جواب دیا یہی کر تو تُو جیئے گا۔ پولوس کا بھی ٹھیک یہی مطلب ہے جبکہ وہ کہتا ہے کہ میرے لئے جینا مسیح ہے میں اپنے سارے دل اور ساری جان اور اپنی طاقت اور اپنی ساری عقل سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھتا ہوں۔

اگر ہماری خواہش یہ ہے کہ ہماری زندگی مفید ہو۔ تو ہماری زندگی کا مقصد وہی ہونا چاہئے جو کہ پولوس کا تھا۔ کیونکہ اس کے سوائے اور کسی کا مقصد ہونا ہلاکت ہے۔

الراقم آئی سی چڑجی سیکنڈ ماسٹر سی بی بی ہائی اسکول لودیانہ

رنگون میں جو بنگال ہسپتال پر ۴ لاکھ خرچ ہوا ہے۔ نئے چیف کورٹ پر ۱۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا

تنجور میں سخت آگ لگی۔ بزازوں کی سات دوکانیں جل گئیں نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ کیا جاتا ہے۔

کلیسیاؤں کے اتحاد کی نسبت کلکتہ کے میٹروپولیٹن بشپ صاحب کی رائے

گذشتہ سے پیوستہ۔

لیکن ہمارے پاس ان سے کچھ کم وجوہات نہیں۔ بلکہ ہمارے ایمان کی کمزوری کو قدیم زمانے کے آدمیوں کی محنتوں کے پہلوؤں سے جو ہمارے چاروں طرف موجود ہیں بڑی تقویت حاصل ہوتی ہے ہم اُن کی نسبت بہت کم اندھیرے میں کام کرتے ہیں۔

کوئی سمجھدار انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ موقعہ یا سامان کے لحاظ سے ہم جو ہندوستان میں کام کرتے ہیں زیادہ تاریکی میں ہے وہ سامان جن سے ہندوستانی کلیسیا بن رہی ہے درحقیقت بہت ہی عمدہ ہے کیونکہ انگلستان کا کیرکٹر اور سرگرمی ہندوستان کی عقل اور روحانی سرگرمی کے ساتھ مل کر کام کرتی اور اُس کو تقویت دے رہی ہے۔ کلیسیا میں اور دنیا میں ان دونوں طاقتوں کا مل کر ایک دوسرے پر اثر کرنا غالباً سب سے بڑا تجربہ ہے جو کسی زمانہ میں سوچ سمجھ کر کیا گیا ہے تمام دنیا دیکھتی ہے کہ اب ایک بڑا نازک وقت ہم پر آگیا ہے۔ ہمارے ایک یا دوسری طرف برباد کرنے والے یا برکت دینے والے سامان بڑی تیزی سے کام کر رہے ہیں اور مسیح کے خادم ہونے کی حیثیت میں خواہ ہم انگریز ہوں یا ہندوستانی خواہ انگریزوں کی خدمت کرتے ہوں یا ہندوستانیوں کی اس موقعہ کی نسبت ہمارا اُسی قدر حصّہ ہے جیسا کہ ان میں سے کسی قوم کا ہے۔ ہم سے طلب کیا جاتا ہے۔ کہ ہم اپنے ایمان اپنی ہمدردی اپنی دعاؤں اور اپنے نمونے سے اس قدر اندرونی اور روحانی فضل مہیا کریں کہ ہماری تمام انسٹی ٹیوشنز اور اصلاح کے کام اور سوشیل امور فضل سے تر نظر آویں۔ ہمارے وسیلے اور نیز اوروں کے وسیلے (میں یہاں محض اپنا ہی ذکر نہیں کرتا بلکہ عام طور پر تمام مسیحی خادموں کا ذکر کرتا ہوں) خدا کی روح القدس سوشیل مشین کے اندرونی پرزوں پر اثر کر کے سچائی اور انصاف کے زور کو پیدا کرتی اور محبت اور ہمدردی کا تیل لگاتی ہے۔ خدا جس طرح ہمارے وسیلے اسی طرح اوروں کے وسیلے یعنی ہر ایک کے وسیلے اپنی اپنی جگہ پر اپنی کلیسیا بنا دیگا ہمیں جیسے کہ ہم ہیں یہ فضل بخشا گیا کہ ہم غیر قوموں میں مسیح کے بے بیان دولت کی منادی کریں کہ خدا کا بھید والا مقصد یہ ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ کلیسیا **ایک ایمان** کے لئے وفادار رہ کر اپنی انسٹی ٹیوشنوں۔ رسومات اور تربیت کی نسبت کون سی صورت اختیار کریگی قبل از وقت اس کی صورت بتلانا نہ صرف فائدہ مند ہوگا۔ بلکہ نقصان دہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن میرا یہ خیال ہے کہ ایک امر کی نسبت ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ خدا کی مرضی یہ نہیں ہے کہ دو علیحدہ علیحدہ کلیسیائیں ہوں یعنے ایک ہندوستانی اور ایک یورپین ہماری جماعت کے لائق اشخاص کم از کم اس امر کی نسبت اتفاق رائے رکھتے ہیں اس لئے ہم جن کے خواہ کسی حصے کی خدمت کر رہے ہیں ہمیں یقین کرنا چاہئے کہ ہر ایک امر میں جو ہم ٹھیک طور سے کرتے ہیں آئندہ کی متحدہ کلیسیا کے تعمیر کرنے میں حصہ لے رہے ہیں۔

ہمارا کام یہ ہے کہ ہم کلیسیا کی ترقی میں مددگار ہو دیں نہ کہ زور سے پیدا کرنے کی کوشش کریں بلکہ انکساری کی دعا سے اس کی زندگی کی پرورش کریں اور ہر ایک ایسی بات سے جس کی نسبت اندیشہ ہو کہ وہ کلیسیا کی آزادی یا اتحاد کی سد راہ ہے۔ علیحدہ رہیں ایک طرف ہم خبردار رہیں۔ کہ ہمارا کوئی ذاتی نفع یا تعصب کلیسیا کو روح القدس کے زیر ہدایت آزادانہ طور سے حرکت کرنے کو نہ روکے۔ بلکہ ہم بڑی سرگرمی سے ہر ایک ایسی بات کے بخلاف جو اس میں نفاق پیدا کرنے والی ہو لڑیں اور دعا کریں۔ باقی آئندہ



ملک کنعان کی سیر

۷۰۵ء تک آدھا گرجا اور آدھا مسجد کا کام دیتا رہا۔ مگر اسی سن میں الملک کے خلیفہ ولید نے سارا گرجا لینے کا دعوےٰ کیا۔ مگر مسیحیوں نے دینے سے انکار کیا اور کہا کہ جو وعدہ پہلے خلفا کر چکے ہیں۔ ہم اس پر قائم ہیں اور قائم رہیں گے۔ آدھا ہمارا آدھا مسلمانوں کا۔ مگر مسلمان بادشاہ وعدوں کو کیا جانے خلیفہ فوج لیکر گرجا میں گھس آیا۔ اور جھپٹ پر چڑھ گیا اور حکم دیا کہ سب کچھ لوٹ لیا جاوے۔ اور پھر لوٹ مار شروع کردی۔ ادھر مینار پر چڑھکر موذن نے اللہ اکبر کا نعرہ مار دیا۔ واللہ خیر الماکرین اسلامیہ سلطنت میں بمشکل کوئی ایسی مسجد ہوگی جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ اس مسجد کے ۳ مینار ہیں جن میں سے ایک مینار کا نام المسیح ہے جس کی نسبت حدیث کی بنا پر مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ قریب قیامت المسیح اسی مینار پر آسمان سے اُترینگے جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو مجھے ایک مسلمان نے کہا کہ یہ تربت یحییٰ علیہ السلام کی ہے۔ قل ہو اللہ پڑھو۔ اس وقت یہاں ایک مولوی صاحب عربی میں وعظ کر رہے تھے سامعین صرف ۷ تھے میں ایک مینار پر چڑھا۔ مینار کے اندر بالکل اندھیرا تھا۔ ۱۰۷ سیڑھیاں تھیں۔ اوپر چڑھکر تمام شہر اور باغات کا عجیب نظارہ نظر آتا تھا۔ مسجد دیکھکر واپس آیا۔ اور میں نے بازار سے روٹی خریدی۔ دو دن کے واسطے جب میں روٹی کھا رہا تھا تو مجھے خیال آیا کہ میں نے کل کی فکر کیوں کی تنے میں ایک کتا آیا۔ میری آنکھ بچا کر میری دوسرے دن کی روٹی اُٹھا لے گیا۔ اس شہر میں میں نے مسلمانوں کے قبرستان مسیحیوں کے قبرستان کی مانند دیکھے ہر ایک قبر پر پتھر تھے اور ان پر متوفی کا نام تاریخ پیدائش وفوت کندہ تھیں۔ صرف اسقدر فرق دیکھا کہ چار دیواری نہ تھی۔

باقی آئندہ

شعر و سخن

مسیح کی آمد قریب ہے

(روش زمانہ)

جہاں میں آمد عیسیٰ کا چرچا ہوتا جاتا ہے۔
نوشتہ جو کہ تھا ازلی وہ پورا ہوتا جاتا ہے۔
فلک پہ وہ نشاں اب دیکھتے ہیں دیدۂ نجگی
سراسیمہ ہر اک ادنےٰ و اعلیٰ ہوتا جاتا ہے۔
یہودی اپنے اصلی وطن کی جانب جمع ہیں سب
ختم برگشتگی کا ان کی دورا ہوتا جاتا ہے۔
محبت گھٹ گئی اب بدعت و شر کا زمانہ ہے
کہ ہر اک موم دل بھی سنگ خارا ہوتا جاتا ہے
عداوت باپ کی بیٹے سے ہو اور ماں کی بیٹی سے
تعجب ہے الٰہی کیا زمانہ ہوتا جاتا ہے۔
رہا مذہب زمانہ سازی کا باب میں حیراں ہوں
کہ ایماں بھی ریا کاری کا پردا ہوتا جاتا ہے۔
نبوت ہوئی تھی نبیوں کی پوری ہو گئی تائب
عبث اس فکر میں تم کو بھی سودا ہوتا جاتا ہے

تائب لودیانوی حال مقیم بٹالہ

رباعی

دل کو جلنے سے لگاؤ تائب
حال دل اُس کو دکھاؤ تائب
کہ اپنی آتشیں رخ سے تم بھی
شمع ہستی کی جلاؤ تائب۔

مضامین

فروتنی

پر یہ ملحوظ خاطر رہے کہ ہمارا مرشد اور پیشوا ونجی ایسا نہیں کہ وہ بوجھ ہم پر رکھے اور آپ سبکدوش بنا رہے جب وہ فرماتا ہے کہ نیچے اتر تو پہلے وہ خود آسمانوں سے نیچے اُترا۔ دنیا میں تین بڑے درخت ہیں جس کا عموماً لوگوں کو بڑا ناز وغیرہ ہوا کرتا ہے یعنے مال۔ کمال وجمال سو خدا وند یا اعتبار مال کے ایسا مستغنی تھا کہ ساری دنیا اسی کا مال ہے۔ پر وہ محتاج بنا غریب کے گھر پیدا ہوا چرنی میں لیٹا۔ بے یار و مددگار یعنے دنیا کے لوگ دشمن پھر اگر کمال کا خیال کریں تو لکھا ہے کہ الوہیت کا سارا کمال اس میں مجسم ہوا۔ اس سے بڑھکر کیا کمال ہو سکتا ہے۔ اور اگر جمال کا مقابلہ ہو تو اس میں خدا کی رونق تھی اس سے بڑھکر اور کیا وجاہت ہو سکتی ہے۔ پر وہ جامہ انسانی میں نمودار ہوا اور اپنے آپ کو قربنگ پست کیا۔ جو نور علیٰ نور تھا اس نے رسوائی و ذلت جھیل مرد غمناک اور رنج کا آشنا اور نہایت حقیر و ذلیل بنا اس لئے وہ اپنے پیرووں کو فرماتا ہے کہ جلد نیچے اُتر۔

اگر ہم اس کی آواز کے شنوا ہو کر اتریں تو وہ ہم سے آملیگا۔ ہمارے گھر مہمان ہوگا۔ ہمارے ساتھ بیٹھیگا اور ساتھ کھائیگا اور ہم میں رہیگا۔

زکی نے فوراً خداوند کا حکم مانا اور نیچے اتر آیا اُسکی خود انکاری کا اظہار دیکھئے۔ میں اپنا آدھا مال غریبوں کو دیتا ہوں اور جس کا دغا سے لیا ہے اُس کا چوگنا۔ آہ وہ کیا پُر اثر الفاظ تھے جس کو سنکر زکی اثر کا شکر ہمارے کانوں میں اُس کے کلام کی ایسی ہی تاثیر ہو اور ہم نا جائز بلندیوں سے اُتریں تاکہ وہ ہمیں قبول کرے۔ باقی آئندہ۔

انتخاب الاخبار

ایک شجاع عورت اور ایک بدمعاش فقیر

ضلع جہلم میں ایک عورت کی عصمت دری کے اقتدام کی ایک دردانگیز خبر موصول ہوئی

ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چند روز ہوئے کہ ایک گاؤں کے زمیندار کو جو گاؤں کی آبادی سے کچھ فاصلہ پر رہتا تھا ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے شہر جہلم میں جانیکا اتفاق ہوا۔ مکان پر وہ اپنی بیوی کو معہ ایک سالہ بچے کے تنہا چھوڑ گئے اس کے جانے کے بعد ایک درویش نے آکر اس کے مکان پر دستک دی اور اس سے بھیک مانگی۔ نرم دل عورت نے فوراً اسکو چٹکی آٹے کی دیکر رخصت کرنا چاہا۔ لیکن فقیر دروازے سے نہ ہٹا اور اُس عورت سے اپنی ناپاک خواہش کا اظہار کیا جس کو سُنکر عورت مذکور نے بڑی نفرت سے انکار کیا آفتاب غروب ہونے پر جب اُس عورت نے پھر اُسے چلے جانیکو کہا تو اُس بدمعاش فقیر نے اُسے ایک چھرا دکھلا کر اس کو جان کا خوف دلایا۔ یہ خیال کر کے کہ وہ بدمعاش اپنی ضد پر تُلا ہوا ہے اس پارسا عورت نے اپنے دل میں ٹھان لی کہ کسی طرح سے اپنی عزت کو بچاوے۔ چنانچہ اس نے بڑی ہمت اختیار کر کے اس فقیر سے کہا کہ وہ اُس کی درخواست کرنے پر راضی ہے۔ صرف اس قدر مہلت دیجاوے کہ بچہ کو صحن میں پاخانہ پھرا لوں۔ پر وہ چالاک فقیر اس کی بات سمجھ گیا اور وہ خود اس کام کے لئے آمادہ ہو گیا جب فقیر لڑکے کو لیکر پاخانہ پھرانے چلا گیا تو عورت نے اندر سے دروازہ بند کر لیا اور جب یہ بدمعاش چند منٹ کے بعد واپس آیا تو عورت نے دروازہ کھولنے سے انکار کیا۔ فقیر نے دھمکی دی کہ بچہ کی جان کی اب خیریت نہیں ہے لیکن عورت نے ایک نہ سنی اور دروازہ نہ کھولا سنگدل فقیر نے بار بار اس بچے کو دروازہ سے ٹپک کر اُس کا خاتمہ کر دیا لیکن اس پر بھی یہ بدمعاش یہاں سے نہ ٹلا اور اُس نے اپنے چھرے کی مدد سے کچھ دیوار میں سوراخ کر لیا اور جب یہ مکان کے اندر گھسنے لگا تو عورت نے اپنی جان پر کھیل کر اس پر حملہ کیا اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ لیکن اجنبی شخص کی دہشت سے خوف زدہ ہو کر یہ عورت بیہوش ہو کر گر پڑی اور اُس کو بالکل معلوم نہ ہوا کہ وہ بدمعاش اپنے کیفر کردار کو پہونچ چکا ہے۔ دوسرے روز علی الصبح جب اُس کا خاوند واپس آیا تو اُس نے اپنے بچے کو دروازے کے باہر ایک دوسرے مرد کی لاش کے پاس مردہ پڑا پایا۔ اور اس نے اس واقعہ کی خبر موضع کے مکھیا کے ذریعہ حکام کو کی اور تھوڑی دیر کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب بہمراہی سپرنٹنڈنٹ پولیس موقعہ واردات پر پہونچے۔ یہ عورت بذریعہ ادویات کے ہوش میں لائی گئی اور اس کا بیان قلمبند کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکام اس عورت کے خلاف مقدمہ نہیں چلائیں گے۔ اور وہ اس کی پارسائی کے بڑے مداح ہیں۔ (اردو اخبار) انجابی۔ ہندوستانی

ایک مجسٹریٹ پر حملہ

مدراس سے ایک افسوسناک واقعہ کی خبر آئی ہے کہ ۱۷ مارچ کو ایک شخص نے کوٹیور کے سب مجسٹریٹ پر قاتلانہ حملہ کیا۔ مجسٹریٹ صاحب نے ابھی عدالت برخاست کی تھی اور گھر جانے والے تھے کہ اُس شخص نے اُن کی پیچھے اُن کے دائیں کان پر ایک تیز چھرا مارا اور بھاگ نکلا۔ مگر اُس کا تعاقب کر کے اُسے گرفتار کر لیا گیا۔ حملہ کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مجسٹریٹ صاحب نے حال میں حملہ آور کو کسی جرم میں سزا دی تھی۔ جس کا انتقام اس نے لیا مجسٹریٹ صاحب ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور روبصحت ہیں۔

شفاخانوں میں دوائی قیمتاً ملیگی

گورنمنٹ پنجاب نے تمام کمشنر صاحبان کے نام حکم جاری کیا ہے کہ وہ میونسپل کمیٹیوں کو سمجھا دیں کہ اُن کے قائم کردہ خیراتی شفاخانوں میں جو دوائی بیماروں کو دیجاتی ہے وہ غریب و مفلس بیماروں کے لئے مقصود ہے نہ کہ اُن بیماروں کے لئے جو تمول میں اور دوائی اور ڈاکٹری فیس کا خرچ برداشت کر سکتے ہیں۔ اس لئے آیندہ اس قاعدے پر عملدرآمد ہونا چاہیے کہ غریب لوگوں کو ہی دوائی مفت دیجاوے اور خوش حیثیت بیماروں سے دوائی کی مناسب قیمت وصول کیجاوے۔ احاطہ بمبئی میں دستور ہے کہ دولتمند بیماروں سے ایک روپیہ فیس کے مد میں اور ۴ دوائی کی خوراک میں چارج کئے جاتے ہیں یعنے اصول یہ رکھا گیا ہے کہ شفاخانہ پر اس قدر بوجھ نہ پڑجاوے کہ دولتمند بیماروں کی وجہ سے کہیں غریب بیمار بھی امداد سے محروم رہیں۔ گورنمنٹ پنجاب کے اس حکم کی اُمید ہے کہ قدر کی جائیگی اور جو لوگ دوائی کی قیمت ادا کر سکتے ہیں وہ مفت دوائی نہیں لیں گے اور سمجھیں گے کہ جس طرح مانگی ہوئی چیز یا خیراتی روٹی کھانا ان کے شان شایان نہیں ہے اسی طرح مانگی ہوئی دوائی استعمال کرنا بھی انکی شان سے بعید ہے۔ ہندوستان

سلوں کی سڑکیں

آئیندہ کلکتہ کی میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کر لیا ہے کہ بجائے کنکر کی سڑکوں کے سلیں بچھائی جاویں جو ماہرین کے نزدیک ہندوستان کی آب وہوا کے لئے زیادہ مناسب ہونگی۔ چنانچہ ایک ہزار مربع گز سڑک بطور نمونہ کے بنوانے کی اجازت دی گئی ہے۔ خرچ کا اندازہ ۱۶ روپیہ مربع گز کیا گیا ہے۔ گویا کل تخمینہ ایک لاکھ کا ہے جو اسقدر زیادہ ہے کہ دنیا میں سوائے چند شہروں کے



کہیں کی میونسپل کمیٹی بھی ایک ہزار مربع گز سڑک پر صرف نہیں کر سکتی۔

جنٹلمینی کی قیمت

ہمعصر ہندوستان رقمطراز ہے کہ چند روز کا ذکر ہے کہ امرتسر میں شیخ محمد جمیل و سردار جیون سنگھ آنریری مجسٹریٹوں کے اجلاس میں دو جنٹلمین سکھ بنام سنگھ و گوروت سنگھ بلا ضرورت کمرہ عدالت میں گھس آئے انہوں نے پان چبائے ہوئے تھے۔ آنریری کرسیوں پر بیٹھ گئے شیخ صاحب نے بیان لیکر توہین عدالت کے جرم میں ہر دو کو بیس بیس روپیہ جرمانہ یا ایک ایک ہفتہ قید کا حکم دیا۔ یہ گویا جنٹلمینی کی قیمت ہی جو انہوں نے ادا کی۔

ابتدائی تعلیم لازمی اور مفت کی جائے

اسکیم اصلاحات کی بدولت جدید کونسلوں کے ممبروں کو ایک قابل قدر اور فیض بخش اختیار عطا کیا گیا ہے۔ کہ وہ کونسلوں میں رزولیوشن پیش کر سکیں اگر اس اختیار کو پورے طور پر کام میں لایا گیا تو اس سے ملک کو بے حد فوائد حاصل ہونگے جس کی مثال اس رزولیوشن کی منظوری ہی جو جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی شکایات کا انسداد کرانے کے لئے وائسرائے ہند کی کونسل میں پیش کر کے منظور کرایا گیا ہے اور اس سوال کے حل کرنے کے لئے بھی آنریبل مسٹر گوکھلے واپس آگئے کی کونسل میں ایک رزولیوشن پیش کرنے والے ہیں جس کا منشا یہ ہوگا کہ سرکاری اور غیر سرکاری ممبروں کی ایک کمیٹی اسی تعلیم کی بابت تحقیقات کرنے کے لئے نامزد کی جاوے یہ رزولیوشن اس ماہ میں بغرض مباحثہ پیش کیا جاویگا اس لئے محبان ملک ممبروں کا فرض ہے کہ اس کی دل سے تائید کریں۔ ایسی تعلیم کی ضرورت مدت سے محسوس ہو رہی ہے جسے رعایا کے علاوہ حکام بھی تسلیم کر چکے ہیں لوکل گورنمنٹوں میں اس کی بابت گورنمنٹ ہند کو رپورٹ کر چکی ہے اور یہ کیفیت ہوئی کہ بعض دیسی ریاستوں میں اسے رواج دیدیا گیا ہے۔ گورنمنٹ ہند کو بھی اس کے رواج کے لئے منظوری دینے سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔ پیسہ اخبار

پنچایتوں کا طریقہ مفید ہے

پنچایتوں کا طریقہ جو اہل ہند کے لئے فی الواقعہ مفید ہے اسے ریاست فریدکوٹ میں خاص کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہاں دیوانی اور فوجداری دونوں قسم کے مقدمات کی تعداد میں بہت کمی ہو گئی ہے۔ اور چونکہ پنچایت کے طریقہ سے معاملات کے فیصلہ کے لئے وکیلوں کی ہی ضرورت نہیں ہوتی۔ غالباً اس وجہ سے فریدکوٹ میں وکیلوں کی بندش کر دی گئی ہے اور آئندہ کوئی وکیل وہاں نظر نہ آویگا۔ عرصہ دراز سے اہل ہند کی یہ خواہش ہے اگر گورنمنٹ ہند انگریزی علاقوں میں بھی پنچایت کا طریقہ جاری کر دے۔ تو رعایا عدالت کے گرانبار اخراجات سے مامون ہو سکتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے سر سے بھی یہ اعتراض رفع ہو سکتا ہے کہ وہ انصاف فروشی کرتی ہے اور رعایا کی دولت کا ایک معقول حصہ جو مقدمات کے فیصلہ کرانے میں مفت خرچ ہوتا ہے۔ رعایا کی دوسرے زیادہ ضروری کاموں میں آسکیگا۔ گو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وکلا جس قدر زیادہ ہوں گے مقدمات کی اتنی ہی کثرت ہوگی۔ مگر میرے خیال میں سوسائٹی کی حالت صحت میں مقدمات کا کم و بیش ہونا صرف انسانی طبیعت کا تقاضا ہے اور اچھے وکیل مقدمات پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ انصاف کو مدد دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ بلا کم و بیش فیس کورٹ کے کبھی زمانہ حال میں انصاف کا سلسلہ قائم نہیں رہ سکتا البتہ فیس کورٹ بہت کم ہونا چاہئے کہ لوگوں کو حصول انصاف میں مشکلات پیش آئیں۔

ہندو مسلمان اسپتالوں میں مدد دیں

ہمعصر اسول انیڈ ملٹری گزٹ اپنے ایڈیٹوریل میں لکھتا ہے کہ یہ قابل افسوس بات ہے کہ اگرچہ پنجاب کے لوگ اسپتالوں اور خیراتی شفاخانوں سے نفع تو اٹھاتے ہیں لیکن چندہ سے اُن کی مدد نہیں کرتے ۱۹۱۸ء میں یورپین کا چندہ ۵۴۲۸۰ کی جگہ ۹۸۸۸ روپیہ ہو گیا۔ مگر ہندوستانیوں کا چندہ ۲۱۷۴۲ کی جگہ ۱۹۴۲ روپیہ رہ گیا گویا صوبہ کے ہندوستانیوں نے فی کس پائی چندہ دیا۔ گورنمنٹ کی رائے ہے کہ یہ امر خیراتی شفاخانوں اور اسپتالوں کے رواج کے برخلاف ہی کہ جو لوگ دوا اور طبی امداد کے لئے خرچ کر سکتے ہیں وہ اسے مفت حاصل کرتے ہیں۔ اس رسم کی ترقی کرنیکا سبب یہ ہے کہ لوکل حکام اسے توڑنے کی کوشش نہیں کرتی۔ یہ رسم نہ صرف طبی اسپتالوں میں ترقی کی ایک روک ہے بلکہ لوکل فنڈ کے صحیح استعمال میں بھی روک ہے۔ جو صفائی سڑکوں اور ابتدائی تعلیم پر خرچ کئے جا سکتے ہیں۔ اس میں کیا شک ہی اگر صاحب مقدور ہندو مسلمان اسپتالوں کے لئے چندہ دیں تو لوکل فنڈ کو تعلیم ابتدائی حفظ صحت۔ صفائی۔ سڑکوں کی درستی وغیرہ جیسے ضروری کاموں میں لیا جا سکے جس سے ہندوستانیوں کو زیادہ فائدہ ہو۔ مزید برآں خیراتی اسپتال اور شفاخانہ صرف اُن ہی غریبوں کے کام آسکیں جن کے لئے وہ کھولے گئے ہیں اور ساتھ ہی پرائیویٹ طور پر طبابت کا پیشہ کرنے کے لئے سند یافتوں ڈاکٹروں کو میدان اچھی گذر اوقات کا ہاتھ لگ سکے۔ اس لئے ہندو مسلمانوں کو اسپتالوں کے چندہ کے لئے دست کرم بڑھانا چاہئے۔

لاہور انگمن ریشن کی طرف سے پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کو سونے کا میڈل ملا ہے اس خدمت کے لئے کہ جو سوسائٹی نے دینیات لٹریچر کے پھیلانے میں اٹھائی ہے۔ یہ سوسائٹی مذکور کی حوصلہ افزائی کے لئے عمدہ نشان ہے۔

گلدستہ اخبار

مور لوگ کافی پینے کے از حد شایق ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی وجہ سے ان کی نظر ۴۰ یا ۵۰ سال میں گھٹنی شروع ہوتی ہے اور بہت ان میں اندھے ہو جاتے ہیں اور بہت ۱۵ برس کی عمر میں بینائی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور شہر فیض میں اُن کا شمار حیرت افزا ہے اور اس کا سبب زیادہ کافی پینا بتایا جاتا ہے۔

لنڈن انسٹی ٹیوشن لکچر میں یہ بیان کیا گیا کہ چیونٹیاں آدمی سے ذہانت میں دوسرے درجے پر ہیں وہ اپنا سب کام سونگھنے کی تیز طاقت سے کر لیتی ہیں۔ نر کی یادداشت ایسی تیز نہیں جیسی کہ مادہ کی ہے۔

۱۹۰۵ء سے جاپان نے اپنے ہر صوبہ میں ٹریننگ کالج بنا دیئے ہیں جن میں ۲۰۰ سے ۱۰۰۰ تک طلبا تعلیم پاتے ہیں برٹن کی یونیورسٹیز میں بھی ۲۰۰ طلبا ہوتے ہیں تعلیم کے مفید کام میں گویا جاپان پیش قدمی کر رہا ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا خرچ زار روس کے باورچی خانہ کا ہے اس کے دو خاص باورچی وزیر اعظم کی تنخواہ کے برابر پاتے ہیں اور اُس کے ماتحت چار اور ہیں اور ان کے نیچے ۳۸ مرد ۲۰ امیدوار اور ۴۲ لڑکے مدد کے لئے ہیں اور گودام میں ۲۵۰۰۰ درجن شراب کی اقسام کی موجود ہیں۔

حساب کیا گیا ہے کہ عمر رسیدہ آدمیوں میں ۸۰ برس کی عمر تک پچاس میں ایک زندہ آدمی ہوتا ہے۔

یونائیٹیڈ سٹیٹس میں ۱۰۰۰۰ قانونی پیشہ اشخاص ہیں۔

انگلستان میں شادی کا وقت ۲۸ برس کی عمر مقرر ہے ملک روس میں ۳۰ سال۔ فرانس اور جرمنی میں ۲۵ سال پر ہندوستان میں اس کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں۔

یہ بات کم تعجب کی نہیں ہوگی کہ شاہ معظم فیڈریشن اور جرمن کا ٹریلو یار کھتے ہیں۔

لوکل

مورخہ ۱۱ ماہ حال کو بوقت ۵ بجے شام جناب پرشاد آریہ ہائی سکول لودیانہ کا سالانہ جلسہ بصدارت جناب ٹی پی ایلس صاحب آئی سی ایس ڈسٹرکٹ جج لودیانہ منعقد ہوا جس وقت جناب پریزیڈنٹ صاحب بہادر نے احاطہ سکول میں قدم رنجہ فرمایا انگریزی باجے سے اُن کی سلامی لی گئی۔ جلسہ مذکور بڑی سج دھج اور آن بان سے ہوا دیواروں پر جابجا ماٹو لٹک رہے تھے اور ہمارے شاہنشاہ عادل ایڈورڈ ہفتم و جناب ملکہ معظمہ کی تصاویر آویزاں تھیں رائے کدار ناتھ صاحب ڈسٹرکٹ جج و دیگر افسران ضلع ڈاکٹر ای ایم ویری و دیگر پادری صاحبان و وکلا و رؤسا شہر وغیرہ وغیرہ نے اپنی تشریف آوری سے رونق جلسہ کو دوبالا کر دیا تھا پرارتھنا سے جلسہ شروع ہوا مختلف جماعتوں کے طلبا نے انگریزی۔ اردو۔ فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت کی عمدہ عمدہ نظمیں بڑی خوش اسلوبی و خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں اور رام لال صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹر سکول ہذا نے چوہدری مجتمع میں سکول کی سالانہ رپورٹ پڑھی رپورٹ سے نمایاں ترقی ظاہر ہوتی تھی۔ نال بعد نویں و دسویں جماعت کے طلبا نے دستگیر صاحب) انٹیوٹ شیلاک کا ڈراما عمدگی اور صفائی سے کیا کہ واقعی قابل تعریف ہے جملہ حاضرین جلسہ اس ڈراما سے نہایت ہی محظوظ ہوئے اور ڈراما کنندگان کی داد دی پھر انعامات تقسیم ہوئے۔ بعض طلبا نے تین تین چار چار انعام پائے پھر جناب چیرمین صاحب نے بڑی فاضلانہ و عالمانہ تقریر ایسی پر زور الفاظ میں کی کہ حاضرین دنگ رہ گئے۔ پھر لالہ منشور پرشاد صاحب منیجر سکول نے جو خزانچی صدر اور آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں چیرمین صاحب اور جملہ حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور طلبا نے ہپ ہپ ہرّے کے نعرے بلند کئے پھر چیرمین صاحب و دیگر اصحاب کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ پھر جلسہ برخاست

مہاشے منیجر صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول کو جو بہتری اور بہبودی اسکول کے عہد میں مصروف ہیں مبارکباد دیتے ہیں فقط مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۱۰ء

ماسٹر رادھا کشن لوکل کارسپانڈنٹ لودیانہ

مژدہ! مژدہ!! مژدہ!!!

انگریزی سلطنت کے فوائد

اگر کوئی صاحب انگریزی یا اردو میں انگریزی سلطنت کے فوائد پر عمدہ مضمون لکھے اور ۳۱ اگست ۱۹۱۰ء سے پیشتر پتہ ذیل پر بھیج دیوے تو وہ مضمون ایک کمیٹی کے سپرد ہوگا اور وہ اگر اس کو پسند کرے تو اُس شخص کو ایک سونے کا میڈل اور ۱۰۰ روپیہ نقد انعام ملیگا اس لئے لائق و فائق اہل قلم سے استدعا ہے کہ اس مقابلہ میں سعی و کوشش کریں اس میں کسی مذہب یا قومیت کی خصوصیت نہیں ہے۔ اگر اس کی نسبت کچھ اور دریافت کرنا ہو تو ذیل کے پتہ سے دریافت کریں۔

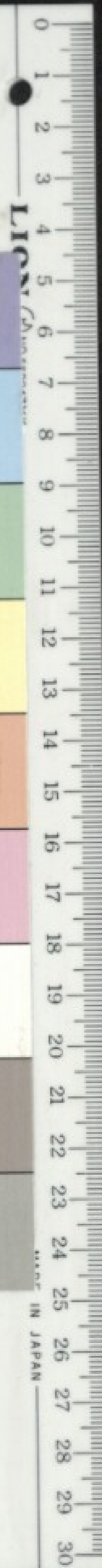
المشتہر

یوسف سی۔ عارف امرتولہ لین کلکتہ

مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۱۰ء

"**تم** کہتے ہو کہ تمہارے دشمن تمہاری چغلی کرتے ہیں لیکن کیا یسوع مسیح انکی سنیگا؟ وہ تم کو بدنام کرنا چاہتے ہیں پر کیا خدا تم میں کوئی کمی ٹھہرائیگا؟ کیا وہ اُن کے جھوٹ سے انکی باتوں میں آجائیگا۔ اور تمہارا مخالف بنجاوے گا؟

تم کہتے ہو کہ تمہارے دوست تم کو ترک کر رہے ہیں پر کیا وہ تمہارے پاس سے یسوع مسیح کو لیجا سکتے ہیں اور وہ تم کو بھول سکتا ہے؟ تم کہتے ہو کہ تمہارے دشمن حتی المقدور تم کو برباد



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے۔ اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۶۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ مع پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ ۸ر
ہندوستان پنجاب " " عہ ۸ر
غیر ملک سے " " سے ۸ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ ۸ر	سے ۸ر	سے
چوتھائی کالم	سے ۸ر	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	ئے	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :- نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں جو مفت بھیجی جائیگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں انکو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں انکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بھیجی جاتی ہیں انپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت گیتی کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا		عصہ
رومن اردو مع راگ	. . . .	۸ر
رومن اردو کاغذ کی جلد	. . .	۸ر
شبد و غزلیں فارسی اردو	-	۹ پائی
ایضاً	گورمکھی	۶ پائی
ایضاً	ہندی	۶ پائی

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۷۵ء

پُر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ
اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ
۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرد کو نوال وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزان قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے لعصہ تک کرو کو نوال لعہ

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جو کہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار و کھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں ازحد فائدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپ نے انگریزی مکسچریں اور آئنٹمنٹ ادویہ اسکاٹ املشن۔ پیٹرولیم املشن۔ ٹیروں۔ گریالٹ سرپ۔ ماریول پلز گنگ لائیڈس پلز وغیرہ اور یونانی ادویہ۔ عرق شیر۔ قرص کافور۔ وطبا شیر اور کشتہ ارق وہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ اٹھایا ہوا۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کرکے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوک لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایکروپیہ بارہ آنے (۱۲؍۱ر) محصول ڈاک بذمہ خریدار +

ہیلتھ رسٹیورر پوڈر یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فائدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہیے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی۔ بجاؤ دھر باؤ گولہ۔ بدہضمی پیٹ میں ہوا کا بھرنا کبھی بھوکھ۔ درد دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و کمر و شکم درد سر پرانہ۔ درد جگر ہر قسم پرانے دست پیچش ہیضہ وغیرہ ۱۲ اونس کی شیشی قیمت ایکروپیہ چار آنہ

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پُر تاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۴۰ گولیوں کی دو روپیہ (عہ)

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے + پتا:۔ این میتھالیس (رفیوجین) پروپرائیٹر یونانی میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

پانچہزار (۵۰۰۰) روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی

میرے کا سرمہ

سندات میں سے جو قریب چالیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو بنک میں اسی مطلب کیلئے جمع کیا گیا ہی +

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہی ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہی۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سے فائدہ اُٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہی مبلغ دو (۲) روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین (۳) روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس (۲۰) روپیہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دین + **المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلو والیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب**

ان سے بڑھکر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہی

۱۔ جناب سردار صاحب تسلیم! میں نے آپکا میرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہی میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہی کہ صرف ہر روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +
راقم میاں خورشید محمد خاں خلف نواب لیسین محمد خاں صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال +

۲۔ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہی اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں۔ استعمال کرکے مفید پایا میری رائے میں خاصکر اُن مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دُھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے +
راقم۔ ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

۳۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہی۔ بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہی۔ آنکھوں سے بہت پانی کا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن۔ کمزوری نظر۔ ناخونہ۔ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمے میں کوئی کیمیائی شئے نہیں ہی اسلئے ہر کس کیلئے اسکا استعمال مفید ہی مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہی وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اسلئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہی +
راقم ٹی۔ ایم۔ سانگلے صاحب بہادر ایم۔ اے۔ بی۔ ایم۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ امرت سر +

۴۔ میں نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ صاحب نے بنایا ہی۔ آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہی اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر میرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہی میں نے اپنے تجربہ میں آجتک سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا میں ان سب کو جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند و خارش۔ سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہی اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہی ضرور ہی کہ ملک کے تمام لوگ آپکے ایسے سرمے سے فیضیاب ہوکر فائدہ اُٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں +
راقم۔ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور +

۵۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب! تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید سرمہ میرے کا منگوا کر استعمال کیا صرف درجہ کا فائدہ ہوا بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی۔ آپ کا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہی بصارت کو طاقت بخشتا ہی تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہی۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہی۔ اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہی +
راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر ریاست مجھگواں اودھ

(پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا)

